اس موقع پر اس بات کا اظہار نامناسب نہیں ہوگا کہ اس سلسلۂ مضامین سے متعلق اب تک جو خطوط موصول ہوئے ہیں یا زبانی بعض دوستوں نے جو فرمایا ہے اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ اعلیٰ تعلیم یافتہ طبقہ میں اور علی الخصوص یونیورسٹیوں کے ان نوجوانوں کے حلقہ میں جو کسی جماعتی عصبیت کے بغیر اپنے ملی مسائل پر کھلے اور آزاد دماغ سے سوچتے اور غور کرتے ہیں اس سلسلہ کو بڑی توجہ اور دلچسپی سے پڑھا جارہا ہے جس روز برہان پہنچتا ہے یہ سب ہم خیال طلبا کسی ایک جگہ جمع ہوتے ہیں۔ ایک نوجوان برہان کا یہ مضمون پڑھ کر سناتا ہے اور پھر وہ آپس میں اس پر تبادلۂ خیال کرتے ہیں۔ ایک دو نہیں متعدد مقامات سے اس قسم کی رپورٹ موصول ہوئی ہے۔

" فالحمد للہ علیٰ ذالک "

افسوس ہے ڈاکٹر سید محمود بھی رخصت ہوگئے۔ وفات کے وقت عمر ۸۲ برس کی تھی۔ مرحوم برلن کے پی۔ ایچ۔ ڈی اور انگلستان سے بارایٹ لا ر اور گھر کے بھی بڑے خوشحال تھے۔ لیکن قومی و ملی خدمت کا جذبہ شروع ہی سے تھا اس لئے اولاً تحریکِ خلافت اور پھر تحریکِ آزادی دونوں میں صفِ اول دستہ کے فرد رہے اس جرم کی پاداش میں کئی مرتبہ جیل گئے اور قید و بند کی سختیاں انگیز کیں پھر قومی حکومت بنی تو ریاست اور مرکز دونوں میں وزیر رہے۔ کانگرس ورکنگ کمیٹی کے ممبر سالہا سال رہے۔ آل انڈیا کانگرس کمیٹی کے سکریٹری بھی رہ چکے تھے۔ اوّل درجہ کے نیشنلسٹ ہونے کے باوجود دل اور دماغ دونوں کھلا رکھتے تھے۔ چنانچہ تقسیم کے بعد مسلسل فسادات ہوئے اور مسلمانوں کے ساتھ ناانصافی ختم نہیں ہوئی تو انہوں نے قومی سطح پر اس کا انسداد کرنے کی غرض سے مجلس مشاورت بنائی اور چند سال اس کے صدر کی حیثیت سے ملک کا دورہ کیا لیکن جب انہوں نے محسوس کیا کہ ان کے چند رفیق اس پلیٹ فارم کو اپنے فرقہ پرورانہ مقاصد کے لئے استعمال کررہے ہیں تو وہ اس سے الگ ہوگئے لیکن خانہ نشین پھر بھی نہیں ہوئے! اور مسلمانوں کی فلاح و بہبود کے کاموں میں حصہ لیتے رہے۔ مرحوم کا علمی اور ادبی ذوق بھی بہت شگفتہ اور شائستہ